69558 ـ كفار كے تہوار والے دن تجارت كرنا اور دوكانيں كھولنے كا حكم

سوال

كيا عيد اور تہوار كے روز تجارت كرنے اور دوكان كھولنے كى كوئى ممانعت ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان شخص كے ليے مسلمانوں كے تہوار (عيد الفطر اور عيد الاضحى) كے موقع پر اپنى دوكان اور سپر ماركيٹ كھولنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن شرط يہ ہے كہ وہ ايسى اشياء فروخت نہ كرے جو بعض لوگوں كے ليے اللہ كى معصيت اور نافرمانى ميں ممد و معاون ہوں.

دوم:

رہا مسئلہ ان تہواروں كے روز دوكانيں اور سپر ماركيٹ كھولنے كا حكم جو غير مسلموں كے تہوار ہيں مثلا: كرسمس، اور يہود و نصارى يا بدھ مت يا دوسرے ہندو تہوار تو اس ميں بھى دوكانيں كھولنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن شرط يہ ہے كہ وہ ان كے ليے كوئى ايسى چيز فروخت نہ كرے جس سے وہ اپنى اس معاصى اور نافرمانى والے كاموں ميں معاونت حاصل كر سكيں، مثلا جھنڈياں اور تصاوير اور تہنيتى كارڈ اور فانوس، اور پھول، اور رنگ برنگے انڈے، اور ہر وہ چيز جو اپنا تہوار منانے ميں استعمال كرتے ہيں.

اور اسى طرح وہ مسلمانوں كے ليے كوئى ايسى چيز فروخت نہ كرے جس كے استعمال سے وہ ان تہواروں ميں كفار كے ساتھ مشابہت ميں ممد و معاون ہوں.

اس ميں اصل اور دليل يہ ہے كہ مسلمان شخص كو معصيت و نافرمانى كرنے اور اس كى معاونت كرنے كى بھى ممانعت ہے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو اور تم گناہ و ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو، اور اللہ تعالى سے ڈرتے رہو اس كا تقوى اختيار كرو يقينا اللہ تعالى شديد سزا دينے والا ہے المآئدة (

2).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور وہ کسی بھی مسلمان شخص کے لیے کوئی ایسی چیز فروخت نہ کرے جو مسلمان ان کے تہوار میں ان کی مشابہت اختیار کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے، چاہے وہ کھانا ہو یا لباس وغیرہ؛ کیونکہ اس میں برائی اور منکر میں معاونت ہوتی ہے " انتہی.

دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (2 / 520).

اور وہ کہتے ہیں:

" اور مسلمانوں کا انہیں (یعنی کفار کو) ان کے تہواروں کے موقع پر وہ اشیاء فروخت کرنا جس سے وہ اپنے تہواروں میں مدد و معاونت لیتے ہوں چاہے وہ کھانا ہو یا لباس یا خوشبو اور پھول وغیرہ، یا انہیں یہ اشیاء بطور ہدیہ دینا، یہ سب کچھ انہیں حرام تہوار منانے میں ایک قسم کی معاونت میں شمار ہوتا ہے "

اور ابن حبیب مالکی رحمہ اللہ نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

" کیا آپ دیکھتے نہیں کہ مسلمانوں کے لیے حلال نہیں کہ وہ نصاری کو کوئی بھی ایسی چیز فروخت کریں جو انہیں ان کے تہوار منانے میں ممد و معاون ہو، نہ تو گوشت، اور نہ ہی سالن، اور نہ ہی لباس، اور نہ ہی انہیں کوئی سواری عاریتا دی جائیگی، اور نہ ہی ان کے تہوار میں ان کی کسی بھی قسم کی ممدد و معاونت کی جائیگی؛ کیونکہ یہ سب کچھ ان کے شرک کی تعظیم میں شامل ہوتا ہے، اور ان کے کفر پر ان کی معاونت ہے، مسلمان حکمرانوں کی ایسے کام کرنے سے روکنا چاہیے. امام مالک وغیرہ کا بھی یہی قول ہے، اس میں مجھے کسی بھی اختلاف کا علم نہیں "

دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (2 / 526) الفتاوی الکبری (2 / 489) احکام اھل الذمۃ (3 / 1250).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ بھی قول ہے:

" اور اگر تو وہ اشیاء جو یہ لوگ خریدتے ہیں ان سے حرام کرام کا ارتکاب کرتے ہیں، مثلا صلیب، یا شعانین (عیسائیوں کا تہوار) یا معمودیۃ (انجیل کے کلمات پڑھ کر بچے پر پانی کے چھنٹے مار کر عسائی بنانا) یا دھونی کے لیے خوشبو، یا غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا، یا تصاویر وغیرہ، تو بلاشك و شبہ یہ حرام ہیں، مثلا انہیں شراب بنانے کے لیے جوس فروخت کرنا، یا ان کے لیے گرجا اور چرچ تعمیر کرنا.

اور رہا ان اشیاء کا مسئلہ جن سے وہ اپنے ان تہواروں میں کھانے پینے اور لباس میں معاونت حاصل کرتے ہوں، تو

احمد وغیرہ کی اصول تو اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں، لیکن یہ کراہت تحریمی ہے، جیسا کہ امام مالك کا مسلك ہے، یا کہ کراہت تنزیہی ؟

زیادہ شبہ تو یہی ہے کہ اس کے ہاں اس طرح کی دوسری اشیاء کی طرح یہ بھی کراہت تحریمی ہے، کیونکہ فساق اور شرابی قسم کے افراد کے لیے روٹی اور گوشت وغیرہ فروخت کرنی جائز نہیں جو اس کے ساتھ شراب نوش کرینگے، اور اس لیے بھی کہ یہ اعانت باطل دین کے اظہار کی متقاضی ہے، اور ان کے تہواروں اور اسے ظاہر کرنے میں لوگوں کا زیادہ جمع ہونا ہے، جو کہ کسی ایك معین شخص کی معاونت سے بھی بڑھ کر ہے "

دیکھیں: الاقتضاء الصراط المستقیم (2 / 552).

ابن حجر مکی رحمہ اللہ سے درج ذیل مسئلہ دریافت کیا گیا:

جس کافر کے متعلق علم ہو کہ وہ خوشبو اپنے بت کو لگاتا ہے اسے کستوری فروخت کرنے، اور جس کافر کے متعلق یہ علم ہو کہ وہ اسے ذبح کیے بغیر کھائیگا جانور فروخت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

ان کا جواب تھا:

" دونوں صورتوں میں ہی اسے فروخت کرنا حرام ہے، جیسا کہ ان (یعنی علماء) کے قول میں یہ بات شامل ہے کہ: جس کے متعلق بھی فروخت کرنے والے کو یہ علم ہو جائے کہ خریدار اس چیز کے ساتھ نافرمانی کا ارتکاب کریگا وہ چیز اسے فروخت کرنی حرام ہے، اور بت کو خوشبو لگانا اور ذبح کیے بغیر اس جانور کا قتل کرنا جسے ذبح کیا جاتا ہو یہ دونوں ہی نافرمانیاں اور عظیم معصیت ہیں، چاہے ان کی طرف بھی نسبت ہو، کیونکہ صحیح بات یہی ہے کہ کفار بھی مسلمانوں کی طرح ہی شریعت اسلامیہ کی فروعات پرعمل پیرا ہونے کے مخاطب ہیں، اس لیے کسی بھی ایسی چیز کو ان کے لیے فروخت کرنا جائز نہیں جو اس عظیم معصیت و نافرمانی میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہو، اور یہاں علم ظن غالب ہے.

واللہ اعلم. انتہی.

ماخوذ از: الفتاوی الفقهیۃ الکبری (2 / 270).

حاصل یہ ہوا کہ: کفار کے تہواروں میں مسلمانوں کے لیے اپنی دوکانیں اور سپر مارکیٹ دو شرطوں کے ساتھ کھولنی جائز ہیں:

پہلی شرط:

ان کفار کے لیے کوئی بھی وہ چیز فروخت نہ کی جائے جس سے وہ اپنا تہوار منانے میں معاونت حاصل کریں، اور ا سے معصیت و نافرمانی میں استعمال کریں.

دوسری شرط:

مسلمانوں کو بھی وہ اشیاء فروخت نہ کی جائیں جو ان تہواروں میں کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے میں ممد و معاون ہوں.

بلا شك و شبہ اس وقت ان تہواروں کے لیے کچھ مخصوص اور معلوم اشیاء پائی جاتی ہے جو ان تہواروں میں استعمال ہوتی ہیں: مثلا تہنیتی کارڈ، اور تصاویر، اور مجسمے اور صلیب، اور بعض درخت، تو ان اشیاء کی فروخت جائز نہیں، اور اصل میں انہیں اپنی دوکان اور سپر مارکیٹ میں داخل ہی نہیں کرنا چاہیے.

اور اس کے علاوہ باقی وہ اشیاء جن کا استعمال ان تہواروں میں بھی استعمال ہو سکتا ہے، دوکان والے اور سپر مارکیٹ کے مالك کو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور وہ جس کی حالت سے علم ہو جائے کہ وہ یہ اشیاء حرام کام میں استعمال کریگا، یا وہ اس تہوار کو منانے میں استعمال کریگا، یا اس کے متعلق اس کا ظن غالب ہو کہ وہ ایسا ہی کریگا مثلا لباس، خوشبو، اور کھانے والی اشیاء تو وہ اسے یہ اشیاء فروخت نہ کرے.

واللہ اعلم .